UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226470
UNIVERSAL
LIBRARY

الرحمٰن علّم القرآن خلق الانسان علّمه البیان

سلسلۂ علوم قرآن نمبر ۱

متعلقہ

فصاحت و بلاغت

علم الاستفهام من القرآن

مصنفہ ابو البرکات محمد عبید اللہ مولوی فاضل خادم علوم کتاب و سنت ادام اللہ فیوضہ

قد طبع فی المطبع القاسم الواقع فی حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشر والفتن

کتاب حسب ذیل پتہ سے بہی مل سکتی ہے حیدرآباد دکن کوچہ منیار چپی بازار عیسی میاں مولوی سید محمد عبدالرؤف صاحب

قیمت

فہرست کتاب

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
١	خطبہ کتاب وضرورت سلسلۂ علوم قرآن	٣	١٨	استفہام النہی۔	١٨
			١٩	استفہام دعائی۔	//
٢	حقیقت استفہام واقسام استفہام	٦	٢٠	استفہام تمنی	//
٣	استفہام حقیقی۔	٦	٢١	استفہام استرشادی	١٩
٤	استفہام انکاری۔	٧	٢٢	استفہام استبطائی	//
٥	استفہام توبیخی۔	٩	٢٣	استفہام عرض	//
٦	استفہام تقریری۔	١١	٢٤	استفہام تحضیضی	٢٠
٧	استفہام تعجبی۔	١٢	٢٥	استفہام تجاہل عارفانہ	//
٨	استفہام عتابی۔	١٣	٢٦	استفہام تفضیلی	٢١
٩	استفہام تذکیری۔	//	٢٧	استفہام تحقیری	//
١٠	استفہام تفخیمی اور استفہام امتیازی	١٥	٢٨	استفہام التفاتی	//
١١	استفہام تہویلی	//	٢٩	استفہام استبعادی	٢٢
١٢	استفہام تسہیلی	//	٣٠	استفہام ایناسی	//
١٣	استفہام تہدیدی	١٦	٣١	استفہام استہزائی	//
١٤	استفہام تسویہ	//	٣٢	استفہام تاکیدی	٢٣
١٥	استفہام امری۔	//	٣٣	استفہام اخباری	//
١٦	استفہام تنبیہی	١٧	٣٤	استفہام تکثیری	//
١٧	استفہام ترغیبی	//	٣٥	استفہام تقلیلی	//
			٣٦	حروف استفہام	٢٤

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي انزل آيات القرآن تذكرة لاولي الاحلام وجعل
كلمة الاستفهام تبصرة لاولي الافهام والصلوة والسلام
على سيدنا محمد الذي خص بالكلام المعجز من بين الانام و
على آله وصحبه الذين سبقوا في مضمار الفصاحة والبلاغة واقتدوا
بهديه وسلكوا سبل السلام

رسالہ علم الاستفہام من القرآن سلسلہ علوم قرآن کا پہلا نمبر ہے جس مین اقسام استفہام سے بحث کی گئی ہے انشاء اللہ تعالی اسکے بعد دوسرے رسالے بھی فصاحت وبلاغت قرآن کے متعلق ہدیہ ناظرین کئے جائینگے بشرطیکہ زمانہ ہمکو فرصت دے اور پبلک اسکو قدر کی نگاہون سے دیکھے۔

اس امر کی بہت ضرورت تھی کہ فصاحت وبلاغت قرآن کے مسائل اردو زبان مین حل کئے جائین اور مخالفین اسلام جو تعصب کی پٹی آنکھون پر لگا کر قرآن پر بیجا حملے کر رہے ہین اون کو روکا جائے اور کور باطنی سے اُنکے دیدۂ بصیرت پر جو ظلمت کفر اور نفاق کا پردہ چھا گیا ہے اوسکو اٹھا کر یہ امر بخوبی وضاحت کیساتھ دکھلا دیا جائے کہ قرآن عظیم الشان زندہ معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جسمین اکثر علوم کے دقائق اور غوامض موجود ہین کہ جن سے عام تو کجا خاص خاص لوگ بھی ناواقف ہین

قرآن عظیم الشان ایک دریائے ناپیدا کنار ہے کہ جسکا نہ اور ہے نہ چھور اس بحر بیکراں سے وہی آبدار موتی لیتے ہین جو بحر فصاحت و بلاغت کے غوّاص ہین اور اس عروس نوبہار سے وہی متلذذ ہوتے ہین جنھون نے اپنی عمر کا بورا حصہ علوم عربیہ مین خرچ کر دیا ہے۔

مخدرات سرا پردہ ہائے قرانی ؛ چہ دلبرند کہ دل می برند پنہانی

سلسلۂ علوم قرآن کو مین نے دو حصون مین تقسیم کیا ہے ایک حصہ متعلق فصاحت و بلاغت کے ہے دوسرا حصہ متعلق احکام کے جو حضرات فصاحت و بلاغت کلام ربانی کے شیدا اور اردو لیٹریچر کے دلدادہ ہین انکے لئے یہ سلسلہ اس وجہ سے مفید ہے کہ اسمین فصاحت و بلاغت کے مسائل اُردو زبان مین حل کئے گئے ہین اور علاوہ شواہد قرآنی کے اردو اساتذہ کے اشعار بھی جہانتک ہوسکے ذکر کئے ہین تاکہ عربیت کے ساتھ ہمارا اردو تحریر اور تقریر بھی درست ہو اور اسپیچ اور لکچرون (خطبون) مین کافی مدد ملے۔

دوسرا حصہ جو متعلق احکام قرآن کے ہے وہ فی الحقیقت قرآن عظیم الشان کی بسیط فہرست ہے جسکی ترتیب حروف تہجی سے رکھی گئی ہے اور الگ الگ ابواب قایم کرکے ہر ایک باب کا نام جدا جدا عنوان سے رکھا گیا ہے جن لوگونکو قرآن کے فقہی مسائل حاصل کرنا ہو اُن کو یہ فہرست از حد مفید ہوگی کیونکہ ہر ایک باب کے متعلق سب آیتون کو ایک جگہہ جمع کر دیا ہے اور بہر حیثیت عربی اور اردو دونون سے ترتیب حروف تہجی ملحوظ ہے احکام قرآن کے رسالے انشاء اللہ تعالی اسکے بعد شایع ہونگے غرضکہ میرا جہانتک خیال ہے ان دونون حصون کے سلسلے پبلک کو از حد مفید ہونگے۔

اگرچہ بہی خواہان قوم اور ہمدردان اسلام مسلمانونکے تنزل کے بہت کچھ اسباب بیان کرتے ہین لیکن ہمارا جہانتک خیال ہے اور جس حدتک ہمکو تجربہ ہے مسلمانون کے تنزل کا بڑا سبب قرآن وحدیث سے غفلت اور انکے احکام کی عدم تعمیل ہے اور اوسکی کہلی دلیل یہ ہے کہ عرب کے لوگ جہالت اور وحشت اور نا اتفاقی مین ضرب المثل تھے اور غیر اقوام یعنے رومیون اور فارسیونکے غلام بن رہے تھے لیکن جب کتاب وسنت کا نور اونمین پہیلا تو بجائے نفاق کے اتفاق اور بجائے وحشت کے اخوت اور بجائے جہالت کے تہذیب آگئی یہانتک کہ شاہان روم اور ایران کو اپنا تابعدار بنالیا ساری دنیا کو ہلا کر چہوڑ دیا اگر مسلمان آج بہی قرآن وحدیث پر حتی الامکان عمل کرین اور فضول قصون اور ناولون اور غیر ضروری کتابونکے مطالعہ سے احتراز کرین تو پہر اونکی ترقی اونکو مدارج کمال تک پہنچادے۔

افسوس ہے کہ مسلمان ایسی کتاب کو جو جامع شریعت وطریقت اور جامع تمام مصالح تمدن وسیاست ہے چہوڑ کر فضول کتابون مین اپنا وقت ضایع کرتے ہین۔

غیر حق رامی دہی رہ در حریم دل چرا ؛ می کشی بر صفحہ ہستی خط باطل چرا
از رباط تن چو بگذشتی دگر معمورہ نیست ؛ زاد راہے بر نمی داری ازین منزل چرا

تمام صحابہ وتابعین اور تمام ایمۂ مجتہدین (رضی اللہ عنہم اجمعین) اور تمام اولیاء اللہ اور صوفیہ کرام (رحمہم اللہ اجمعین) سب کا ماخذ اور متمسک یہی کتاب وسنت ہے اور سب اولیاء اللہ اس امر پر متفق ہین کہ صوفی کا کوئی مقام بغیر اتباع سنت طے نہین ہوسکتا افسوس ہے اُن کچے صوفیون پر جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو چہوڑ کر اپنی طرف سے من گہڑت باتین دین مین داخل کرکے لوگون کو گمراہ کرتے ہین

اور ضلّوا فاضلّوا کے مصداق بن رہے ہین ۔ ع

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؛ کہ ہرگز نخواہد بمنزل رسید

اور بعض ناواقف جہال صوفیہ بلا تنقید اور بلا تحقیق ایسے جھوٹے اور بے اصل قصے کرامات کے اولیاء اللہ کی طرف منسوب کرتے ہین کہ جن پر مخالفین اسلام ٹھٹھہ اور محققین اسلام مضحکہ اڑاتے ہین اور دین اسلام کی طرف سے لوگون کو بدگمان کرتے ہین اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ معاذ اللہ ہم اولیاء اللہ کے کرامات کے منکر ہین ہرگز ہرگز ہمارا ایسا اعتقاد نہین کیونکہ کرامات کا ماننا ایک اعتقادی مسئلہ ہے لیکن ایسے بے اصل کرامات (کہ جس سے باری تعالی کی ذات اور صفات کی توہین ہو یا اسکی ذات اور صفات مین شرک لازم آوے) کو ہم بھی نہین مانتے فَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ جُهَّالِ الصُّوْفِيَّةِ فَاِنَّهُمْ لُصُوْصُ الدِّيْنِ ۔

اللہ تعالی ہر مسلمان کو توفیق اتباع شریعت محمدی نصیب کرے اور اس خاکسار ناچیز کو جیسا کہ اللہ تعالی نے سلسلہ علوم قرآن کے شروع کرنیکی توفیق عطا فرمائی ہے ویساہی اللہ تعالی اپنے فضل اور تائید سے اسکو تمام بھی کراوے اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَاجْعَلْ خَوَاتِمَ اُمُوْرِنَا بِالْخَيْرِ وَجَنِّبْنَا عَنْ كُلِّ شَرٍّ وَضَيْرٍ

استفہام کی حقیقت اور اسکے اقسام

استفہام حقیقی

استفہام کی حقیقی سے کسی بات کا دریافت کرنا یا کسی واقعہ کا پوچھنا ہے لیکن بیانئین کی اصطلاح مین استفہام وہ کلام ہے کہ جس کے ذریعے سے متکلم کسی امر کی تصدیق یا کسی بات کا تصور دریافت کرے یعنے متکلم استفہامیہ جملہ سے کسی امر کا واقع ہونا یا نہ واقع ہونا دریافت کرتا ہے

یا کسی چیز کی صورت حال یا کسی فعل کا فاعل پوچھتا ہے جیسے ا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰاِبْرَاهِيْمُ ط قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ہ (انبیار ۵ ع) بت پرستون نے کہا اے ابراہیم کیا یہ (حرکت) ہمارے بتونکے ساتھہ تم نے کی ابراہیم نے کہا نہین بلکہ انکے اس بڑے بت نے کیا ہے اگر یہ (بت) بولتے ہون تو انھین سے پوچھ دیکھو۔

کبھی استفہام حقیقی معنے سے الگ ہوکر مجازی کئی معنون مین مستعمل ہوتا ہے

۲ استفہام انکاری | استفہام انکاری وہ کلام ہے کہ جس سے متکلم کو کسی امر کی نفی مقصود ہوتی ہے گو حرف استفہام اثبات ہی پر آوے

اور اس امر پر دو دلیلین ہین ایک تو یہ کہ استفہام انکاری مین حرف استفہام کے بعد (اِلَّا) آتا ہے جیسے فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ (احقاف ۴ ع) اسکی تقدیر مَا يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ ہے یعنے نہین ہلاک ہوئی مگر وہی

ف ۵ جب بت پرست کسی میلے کو گئے تو انکے پیچھے ابراہیم علیہ السلام نے سب بتونکو توڑ پھوڑ کر بڑے بت کو صحیح و سالم چھوڑ دیا اور تبر بڑے بت کے گلے مین ڈالدیا جب میلے سے بت پرست لوٹے تو اپنے بتونکو شکستہ دیکھکر کہنے لگے یہ ہمارے بتونکو کسنے توڑا ایک نے اونمین سے کہا ہو نہو یہ کام جوان ابراہیم کا ہے پھر انہون نے ابراہیم سے پوچھا (اَأَنْتَ فَعَلْتَ الخ) ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا اگر بت بولتے ہون تو بڑے بت سے پوچھو وہان کیا تھا بت نہ منہ سے بولے نہ سر سے کہیلے آخرش ابراہیم علیہ السلام نے الزامی حجت قائم کر کے کہدیا تم اور تمہارے بت دونون پر تف ہے ایسی چیز کی پرستش کرتے ہو جو بولتے تک نہین اور تمکو نہ نفع پہنچا سکتے ہین نہ نقصان جب علاقہ کھیلنے ہوئے تو ابراہیم علیہ السلام کے جلانیکی تدبیر کی مگر کی اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو بچالیا استفہام حقیقی کی مثال اردو مین ظفر کا شعر ہے ۵ ابتو دل اوس بت کو تیرے دیدیا ہاں ای ظفر دیکھین خدا کرتا ہے کیا

قوم جو بدکار ہو اور خدا کے حکم سے روگردان دوسری دلیل یہ ہے کہ استفہام انکاری والے جملے پر جملہ منفیہ کا عطف ہو سکتا ہے اگر مقصود استفہام سے نفی نہ ہوتی تو جملہ منفیہ کا عطف جملہ مثبتہ پر کیسے ہو سکتا ہے جیسے فَمَنْ يَهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِيْنَ (روم ۳ ع) کون اُس کو راہ پر لائے جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اونکے لئے کوئی مددگار نہین یعنے جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی ہدایت پر لا نہین سکتا اور جو خدا کی راہ سے بھٹک گئے اونکا کوئی مددگار نہین اس مثال مین جملہ منفیہ کا عطف جملہ مثبتہ پر ہے اور مقصود نفی ہے۔

استفہام انکاری اگر ماضی پر آوے تو اُس سے مقصود مخاطب کی تکذیب ہوتی یعنے مضمون جملہ کے واقع ہونے کا جو مخاطب مدعی ہے وہ غلط ہے یعنے مضمون جملہ واقع نہین ہوا جیسے اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ (زخرف ۳ ع) یعنے کافر جو فرشتون کو اللہ کی بیٹیان قرار دیتے ہین اس دعوے مین وہ جھوٹے ہین کیا وہ فرشتون کی پیدائش کے وقت موجود تھے یعنے موجود نہ تھے) جب موجود نہ تھے تو اون کو کیونکر معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان[ف] ہین تو اونکی یہ بات لکھ لی جائیگی اور قیامت مین اون کی پوچھ ہو گی اور ایسا ہی سوال آئے

ف۔ خدا کی نعمتون کا مقتضی یہ تہا کہ اسکی تسبیح اور تقدیس کی جاتی اور اوسکو ہر عیب سے منزہ سمجھا جاتا اسکے برخلاف اوسکے لیے اولاد ٹھہرائی گئی اور اولاد بھی ایسی کہ جو خود کو پسند نہین یہ بڑا اوبال ہر بے ادبی ہے ایک بے ادبی تو یہ کہ کہا جائے اسکو اولاد ہے حالانکہ توالد اور تناسل سے وہ بالکل پاک ہے دوسری بے ادبی یہ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین حالانکہ جب اوسکو اولاد ہی نہین تو بیٹیان کہان غرضکہ اللہ تعالی نے اس آیت مین کئی گمان فاسد کا انکار کیا اور کہدیا کہ وہ اولاد سے بالکل پاک ہے یہ محض تمہارے توہمات ہین جو تمنے گھڑ لیے ہین ۱۲

اَفَاَصۡفٰکُمۡ رَبُّکُمۡ بِالۡبَنِیۡنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنَاثًا کیا اللہ تعالیٰ تمھارے لئے بیٹے چن سلہ اور اپنے لئے فرشتون کو بیٹیان قرار دیا یعنے خدا نے ایسا نہین کیا یہ محض تمھارے توہمات ہین کہ جنکے تم تابع ہو کر خدا پر جھوٹھ باندہتے ہو۔

استفہام انکاری اگر مضارع پر آئے تو اوس سے قایل کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس جملہ کا مضمون آیندہ زمانہ مین واقع نہو گا جیسے اَنُلۡزِمُکُمُوۡھَا وَاَنۡتُمۡ لَھَا کٰرِھُوۡنَ (ہود ۳ ع) نوح علیہ السلام نے کہا اس دین کا راستہ (جو بالکل کہلا ہوا ہے) کیا زبردستی ہم تمپر لازم کرینگے کہ خواہ مخواہ ناخوشی سے بھی اسکو مان لو بلکہ وہ ایسا واضح ہے کہ تم اسکو خوشی سے مان سکتے ہو

۴۔ استفہام توبیخی	استفہام توبیخی بھی استفہام انکاری کے قریب قریب ہے

بلکہ بعض علماء نے کہا ہے کہ استفہام توبیخی استفہام انکاری ہی ہے لیکن فرق استفہام انکاری اور توبیخی مین اسی قدر ہے کہ استفہام انکاری مین جملہ استفہامیہ سے اوس جملے کا ابطال مقصود ہوتا ہے اسی واسطے اوسکا دوسرا نام استفہام ابطالی ہے اور استفہام توبیخی مین مخاطب سے جو فعل یا ترک واقع ہوا ہے اوس پر ملامت کی جاتی ہے یعنے استفہام توبیخی مین یا تو یہ بتلایا جاتا ہے کہ جو مضمون جملہ نہ واقع ہونا چاہیئے تھا وہ کیون واقع ہو گیا آیندہ سے وہ واقع نہ ہو جیسے اَفَعَصَیۡتَ اَمۡرِیۡ (طٰہٰ ۵ ع) موسیٰ علیہ السلام نے

سلہ استفہام انکاری کی مثال مین غالب مرحوم کے یہہ دو اشعار ہین۔

سلہ سخن مین خامۂ غالب کی آتش افشانی * یقین ہے ہمکو بھی لیکن اب اوسمین دم کیا ہے۔

سلہ کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب * آؤ نہ ہم بھی سیر کرین کوہ طور کی۔

اپنے بھائی ہارون[1] علیہ السلام سے کہا کہا تمنے میری نافرمانی کی یعنی تمکو نافرمانی
نہ کرنا چاہئے تھا لیکن تمنے میری نافرمانی کی اسوجہ سے مین تمھین سرزنش کرتا ہون کہ آئندہ
سے ایسا نہ کرنا یا یہ تبلایا جاتا ہے کہ مضمون جملہ واقع ہونا چاہئے تھا وہ واقع نہ ہوا اسلئے عدم
وقوع پر مخاطب کو ملامت کی جاتی ہے کہ کیون نہین واقع ہوا جیسے اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ
اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا (نساء ۱۴ ع) کیا اللہ[2] تعالیٰ کی زمین وسیع
نہین تھی کہ تم ہجرت کرکے وہان چلے جاتے یعنے اللہ کی زمین وسیع ہونے پر بھی تم نے
ہجرت نہین کی برا کیا خیر اب ہی اب ہجرت کرکے چلے جاؤ اور ایسا ہی یہ مثال[3] اَوَلَمْ
نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ (ملائکہ ۴ ع) کیا ہمنے تمکو اتنی عمر نہین دی کہ تم اللہ تعالیٰ کی
یاد کرتے یعنے بہت نفرین ہے تم پر کہ اسقدر عمر دینے پر بھی تم نے اللہ کو یاد نہین
کیا خلاصہ یہ کہ استفہام توبیخی مین مقصود کلام سے اثبات جملہ استفہامیہ ہوتا ہے
اور نفی ضمناً حاصل ہوجاتی ہے جس پر ملامت کی جاتی ہے اور استفہام انکاری مین
مقصود اصل نفی ہوتی ہے جیسے فَمَنْ يَّهْدِىْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ۔

---

[1] موسیٰ علیہ السلام توریت لانے کو کوہ طور پر گئے اور ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم پر نگران کر گئے
یہاں سامری نے انکو بہکا کر بچھڑے کی پرستش مین لگا دیا جب موسیٰ علیہ السلام لوٹے تو اپنی قوم کو بت پرستی
پر پایا ہارون علیہ السلام سے خفا ہو کر کہا (اَفَعَصَيْتَ اَمْرِىْ) یعنے جب تمنے انکو گمراہی پر دیکھا تھا
تو کیا وجہ مانع ہوئی کہ تمنے انکو گمراہی سے نہ روکا اور انکو گمراہی مین بھٹکنے دیا تمنے کیون میری نافرمانی کی
آئندہ سے میری نافرمانی نہ کرنا استفہام توبیخی کی مثال اردو مین شوق کا شعر ہے ؎ آپ سے ہو گیا ہے
کیون باہر آگ لگ جائے تیری ستی پر [2] اس آیت مین ملامت ہے ہجرت نہ کرنے پر [3] یہ اللہ تعالیٰ
دوزخیون سے کہیگا جب وہ دوزخ سے نکل کر پھر اعمال صالحہ کرنیکی آرزو کرینگے۔

تقریر کہتے ہین کسی امر کے برقرار رکھنے کو اس صورت مین استفہام	۳۴ استفہام تقریری

تقریری کے معنے یہ ہوے کہ جو امر مخاطب اور متکلم کے پاس ثابت ہے اوسی پر متکلم جملہ استفہامیہ سے اقرار لیتا ہے جیسے هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ اِذْ تَدْعُونَ اَوْ يَنْفَعُونَكُمْ (شعراء ع) یعنے ان بتون کو جو تم پکارتے ہو کیا وہ سنتے ہین یا تم کو نفع پہونچاتے ہین جب یہ امر مسلم ہے کہ پکارنا اوسیکو چاہئے جو سنے اور نفع بھی دے جب سنتے بھی نہین اور نفع بھی نہین دیتے تو پھر اون کو پکارنا بیکار ہے یعنے اللہ تعالی کو پکارو جو سنتا بھی ہے اور نفع بھی دیتا ہے استفہام تقریری مین گو استفہام نفی پر آوے لیکن مقصود اوس سے اثبات ہوتا ہے اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ کلام ایجابی کا عطف اوس پر صحیح ہوتا ہے اگر مقصود نفی سے اثبات نہ ہو تو جملہ مثبتہ کا عطف جملہ منفیہ پر کیا ہو سکے جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ (سورۃ الشرح ع) اے پیغمبر کیا ہم نے تمہارا سینہ نہین کھولا یعنے کھول دیا اور ہمنے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا جسنے تمہاری پیٹھ توڑ دی تھی (یعنے اللہ تعالی نے تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ سب

حاشیہ سورۂ الشرح مکہ مین اتری سینہ کھول دینے سے یا تو یہ مراد ہے کہ اوسمین نبوت کا نور پھیلا دیا یا اوس سے مراد شق صدر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کم سنی مین کیا گیا تھا اللہ تعالے نے تمام دنیاوی کثافتون سے آپ کا سینہ پاک کر کے اوسمین نبوت کا نور بھر دیا تھا اسکا قصہ مشہور ہے استفہام تقریری کی مثال اردو مین غفران مکان حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر مرحوم مغفور سابق فرمانروائے دکن کا شعر ہے ؎ دلمین گر تو نہین پھر کیا ہے پاگل مین گر بو نہین تو پھر کیا ہے (غالب) ہان بھلا کر تیرا بھلا ہو گا ؎ اور درویش کی صدا کیا ہے

معاف کردیے) اس مثال مین ہمزہ استفہامیہ گو نفی پر آیا ہے لیکن مقصود اس سے اثبات ہے غرضکہ استفہام تقریری کبھی اثبات پر آتا ہے اور کبھی نفی پر لیکن مقصود اُس سے اثبات ہی ہوتا ہے کیونکہ نفی کی نفی اثبات ہے خلاصہ یہ نکلا کہ استفہام تقریری سے مقصود اقرار لینا ہے جو اثبات ہے

۵ استفہام تعجبی جس کلام مین متکلم اظہار تعجب استفہام کے پیرایے مین کرے وہ استفہام تعجبی ہے جیسے سلیمان علیہ السلام کا ہدہد کو دریافت کرنا مَا لِیَ لَآ اَرَی الْھُدْھُدَ اَمْ کَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ تعجب ہے کہ ہدہد کو مین نہین دیکھتا یا حقیقت مین وہ غائب ہے استفہام تعجبی کی دوسری مثال کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (بقرہ ۳ ع) تعجب[۵] ہے کہ تم خدا سے کیسے منکر ہو حالانکہ تم بے جان تھے پھر تم مین جان ڈالدی پھر تمکو مار ڈالیگا پھر جلائیگا پھر تم کو اسیکی طرف لوٹ جانا ہے

---

۵ اس آیت مین اللہ تعالی نے منکرین خدا اور منکرین قیامت پر تعجب ظاہر کیا ہے اور ارشاد فرمایا کہ تعجب ہے تمکو اوسی نے نیست سے ہست کیا پھر نیست کرکے ہست کرنا کیا مشکل ہے کیونکہ دنیا کے سب موجودات کا یہی حال ہے کہ معدوم سے موجود ہوتے ہین اور موجود سے معدوم جب کوئی چیز بلا وجہ موجود نہین ہوتی تو عالم کا موجود ہونا یا تمہارا پیدا ہونا بلا سبب کیون ہوا اسکا بھی کوئی نہ کوئی سبب ہے اور وہ ہمین ہین نہ اور کوئی منکرین خدا اور قیامت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی صناع سے کہے کہ تو اپنے مصنوعات کو توڑ کر نہین بنا سکتا وہ بہت ہی ہنسے گا اور تعجب ظاہر کریگا۔ ان کا ٹھکانا ہو ہر نیکا یہی حال ہے کہ خدا کی قدرتون کو روز روز دیکھتے ہین پھر منکر بنے ہین ۵ استفہام تعجبی کی مثال میر انیس کا یہ شعر ہے

ذبح خنجر سے ہوا جو وہ بدن کس کا ہے ؛ ایک ذرا غور سے دیکھو کہ یہ سر کس کا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک مثال میں کئی قسم کے استفہام بن سکتے ہیں جیسے

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(بقرہ ع) کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی خبر ہی نہیں لیتے (یعنے خود عمل

نہیں کرتے) اور کتاب توریت پڑھتے ہو کیا تم کو عقل نہیں ہے اس مثال میں استفہام

تقریری بھی ہو سکتا ہے اور استفہام تعجبی بھی۔

۶ استفہام عتابی | متکلم جس کلام کے ذریعہ سے مخاطب پر انتہا کا عتاب کرے

وہ استفہام عتابی[۱] ہے جیسے اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ (حدید ع) کیا ایمانداروں کے لئے وہ وقت

نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو قرآن اترا ہے اسکے سننے

سے انکے دل کھل جائیں یعنے اس قساوت قلبی کی بھی انتہا ہے کہ باوجود اللہ کے ذکر

کے اور قرآن کی آیتوں کے سننے پر بھی دل نہیں پسیجتے اس صورت میں قہر خدا اور

غضب الٰہی نہ نازل ہو تو پھر کیا ہو فرق عتاب اور توبیخ میں اسیقدر ہے کہ توبیخ میں

سرزنش زیادہ ہے اور عتاب میں کم۔

۷ استفہام تذکیری[۲] | جس استفہام کے ذریعہ سے متکلم اگلے واقعات کو بسبیل اختصار

[۱] استفہام عتابی کی مثال اردو میں ذوق کا یہ شعر ہے۔

بغل سے لے گئے دل کو نکال کر یہ صریح ۔ جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا

(حیدر) دل لیکے میرا صاف مکر جاتے ہیں کیسا ۔ جب انگلوں تو جھنجلا کے یہ فرماتے ہیں کیسا

[۲] استفہام تذکیری کی مثال آزاد کا یہ شعر ہے۔

کہاں ہے لشکر ہامان کہاں ہے قوم ثمود ۔ کہاں ہے لشکر فرعون جاہ ذی الاوتاد۔

یاد دلائے وہ استفہام تذکیری ہے یعنے جملۂ استفہامیہ ایک اشارہ ہوتا ہے قصہ گزشتہ کی طرف اور بخوف طوالت پورا قصہ ذکر نہین کیا جاتا صرف اشارۃً ایک جملہ اسکا بہ سبیل ایجاز بیان کیا جاتا ہے جیسے اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْکُمْ یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (یٰسٓ ع ۴) یعنے ہمنے تمسے کیا یوم میثاق اسبات کا عہد نہین لیا تھا کہ اے آدم کی اولاد شیطان کی عبادت نہ کرنا لیکن پھر تم اس عہد کو بھول گئے اب ہم پھر تمکو وہ یوم میثاق کی بات یاد دلاتے ہین کہ تم شیطان کے پیرو مت چلو اور اسکو اپنا دشمن جانو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور خدا کی عبادت کرو کیونکہ وہی مستحق عبادت ہے یا جیسے جناب باری کا ارشاد اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا ہمنے تمسے نہین کہا تھا کہ مین آسمان اور زمین کی پوشیدہ باتونکو جانتا ہون اس استفہامیہ جملہ مین اشارہ ہے اس قول کیطرف جو اللہ تعالیٰ نے پہلے فرشتونسے کہا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پروردگار نے فرشتونسے کہا مین زمین مین اپنا ایک نائب بنانا چاہتا ہون فرشتون نے کہا اے پروردگار کیا تو زمین مین ایسے شخص کو پیدا کریگا جو فساد مچائے اور خونریزی کرے اور ہم تو تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہی ہین اسوقت خدا نے کہا کہ آدم کے پیدا کرنے مین جو مصلحت ہے اسکو مین ہی جانتا ہون تم نہین جانتے اس پورے قصے کیطرف اشارہ صرف اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ سے کیا گیا اور بخوف طوالت پورے قصے کو ذکر نہین کیا۔

۸ استفہام افتخاری | متکلم اپنے کلام مین فخر جتلانے کی غرض سے جو استفہام لائے

وہ استفہام امتحانی[۵۱] ہے جیسے فرعون کا موسیٰ سے کہنا اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ (زخرف ع ۵) کیا مجھکو مصر جیسی سلطنت نہین ملی یعنے مجھکو بڑا فخر اس بات کا ہے کہ مین مصر جیسی سلطنت کا مالک ہون۔

۹ استفہام تفخیمی[۵۲] | جو استفہام کسی چیز کی عظمت بتلانے کی غرض سے لایا جائے وہ استفہام تفخیمی ہے جیسے مَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا (سورہ کہف ع ۶) گناہ گارون کو جب نامۂ اعمال دیے جائینگے تو وہ ڈر ڈر کر کہینگے یہ ہمارا نامۂ اعمال کیا ہی بڑا لکھا ہوا ہے کہ جسمین نہ چھوٹا گناہ چھوٹا ہے نہ بڑا گناہ سب اسی نوشتہ مین موجود ہے۔

۱۰ استفہام تہویلی یا تخویفی | جو استفہام کسی امر آیندہ کے وقوع سے مخاطب کو دہشت زدہ کرنے کی غرض سے لایا جائے وہ استفہام تہویلی[۵۳] ہے جیسے اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ وہ حادثہ قیامت جو حق کو باطل سے جدا کر دے گا اور ضرور ہو کر رہے گا اُس کو تم کیا سمجھتے ہو وہ کیا واقعہ ہے وہ ایک بڑا عظیم الشان واقعہ ہے۔

۱۱ استفہام تسہیلی[۵۴] یا تخفیفی | جو استفہام بغرض تسہیل یعنے کسی کام میں آسانی

---

[۵۱] مثال استفہام امتحانی (آتش) یان مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے ؛ آتش غزل یہ تو نے لکھی عاشقانہ کیا

[۵۲] مثال استفہام تفخیمی (میر انیس) ذبح خنجر سے ہوا جو وہ پدر کس کا ہے ؛ یک ذرا غور سے دیکھو کہ یہ سر کس کا ہے (طور) منھ سے اوس نظر کا کیا کہنا ؛ لیکن اپنے جگر کا کیا کہنا۔

[۵۳] استفہام تہویلی کی مثال ؎ کیا بلا کوئے بتان بھی ہے جگنی مٹی ؛ قدم زاہد صد سالہ پھسلتے دیکھا۔

[۵۴] مثال التسہیل (ذوق) کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد ؛ سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد۔

بتلانے کی غرض سے لایا جائے وہ استفہام تسہیلی ہے جیسے مَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ آمَنُوْا
(نساء ع) یعنے اون پر کیا ایسا بوجھا ور دشوار ہے کہ جو ایمان لے آئین وہ تو ایک آسان
چیز ہے جو اون پر لازم کیگئی ہے اور ایمان کے لانے مین اونکا کوئی حرج نہین بلکہ
سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔

۱۲- استفہام تہدیدی یا وعیدی | وہ استفہام کہ جس کے ذریعہ سے متکلم
اگلے واقعات کو یا بعد کے شدائد کو یاد دلا کر دہمکی دیتا ہے استفہام تہدیدی[1]
ہے جیسے اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ (مرسلت ا ع) کیا ہم نے اگلون کو ہلاک
نہین کیا یعنے تم کس غرہ پر ہو اگر تم بھی ایسی ہی نافرمانیان کروگے تو تم کو بھی
ہلاک کردینگے۔

۱۳ استفہام تسویہ | جس استفہام مین دو باتون کو برابر ٹھیرا جائے وہ
استفہام تسویہ[2] ہے جیسے سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا یُؤْمِنُوْنَ (بقرہ ا ع) اے پیغمبر تم ان کافرون کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ دونو
برابر ہین وہ تو ایمان لانے والے نہین۔

۱۴ استفہام امری[3] | متکلم کو کلام سے استفہام مقصود نہ ہو بلکہ اُس جملہ
استفہامیہ کا حکم بجالانا مقصود ہو جیسے ءَاَسْلَمْتُمْ (آل عمران ۲ع)
یعنے اسلام لے آؤ یا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (مایدہ ۲ع) کیا تم باز نہین آتے

---

[1] مثال تہدیدی (شہیدی) ہی باتین ہی کہاتھین نئی چاہت نیا پیار ÷ کیا قیامت ہے نئے شخص پہ آنا دل کا۔

[2] مثال تسویہ ہ شغل بہتر ہے عشق بازی کا ÷ کیا حقیقی و کیا مجازی کا۔

[3] مثال امر (بہادر یس) افسوس اسی طور سے غفلت مین سوگے ÷ کیا آخری بابا کی زیارت نہ کروگے

یعنی برائیوں سے باز آؤ اور جیسے اَتَصْبِرُوْنَ (فرقان ع ۲) یعنی صبر کرو۔

۱۵ استفہام تنبیہی جس استفہام کے ذریعہ سے متکلم مخاطب کو کسی بات پر آگاہ کرتا ہے وہ استفہام تنبیہی ہے اور یہ استفہام بھی امر کی ایک قسم ہے جس سے مقصود اوس فعل کا کرنا ہوتا ہے جیسے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ (فرقان ع ۵) اے پیغمبر کیا تم نے اپنے مالک کی قدرت نہین دیکھی کہ اُس نے سایے کو کیونکر پھیلا یا یعنے اس امر کو دیکھو کہ اللہ تعالی سایے کو کیونکر پھیلاتا ہے اور وہ کس طرح سے بڑہتا گھٹتا ہے۔

۱۶ استفہام ترغیبی جو استفہام کسی امر کی طرف رغبت دلانے کی غرض سے لایا جائے وہ استفہام ترغیبی ہے جیسے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یعنے کون شخص ہے جو اللہ تعالی کو قرضہ حسنہ دے یہان قرضہ حسنہ پر ترغیب دینے کے لیے استفہام استعمال کیا گیا اور ایسا ہی جملہ هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (صف ع ۲) کیا مین تم کو ایسی تجارت جو عذاب الیم سے نجات دے نہ بتلا دون یعنے مین تم کو ایسی تجارت کی طرف رغبت دلاتا ہون کہ جو عذاب الیم سے نجات دے اور آخر مین فائدہ پہونچائے وہ تجارت کیا ہے ایمان اور عمل صالح۔

۵۵ مثال استفہام تنبیہی (نسیم) ای سفیدی عمر کیون غفلت مین کہوتا ہے: کہ او جہہ صبح نیامت ہوگی تو کس نیند سوتا ہے

۵۶ مثال استفہام ترغیبی (نذیر احمد) ای قوم تری ہمت رغبت کو کیا ہوا؟ تو بے قصور دار تو کس کا گلہ کر دہا۔ (سید احمد) یا ہو دل عمگسار کیا کہنا؛ اور ملین ایسے یار کیا کہنا۔ یا ؤن پڑکر اُسے منالا یا: ہاتہہ تو لاؤ یار کیا کہنا۔

۱۷ استفہام النہی[۱] | استفہام سے مقصود کسی امر کی ممانعت ہوتی ہے جیسے
أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ (توبہ ع۲)

کیا تم کافروں سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو یعنی منافقین اور مشرکین اور کفار سے مت ڈرو۔

۱۸ استفہام دعائی[۲] | جس استفہام سے مقصود دعا ہو جیسے أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا (اعراف ع ۱۹) موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار کیا تو ہم کو اس وجہ سے ہلاک کرتا ہے کہ ہم میں سے بیوقوفوں نے بت پرستی کی یعنی اے پروردگار ہم کو (بیوقوفوں کے کرتوتوں پر) ہلاک مت کر۔

استفہام نہی اور استفہام دعائی میں اسی قدر فرق ہے کہ اگر ادنیٰ اعلیٰ سے کسی امر کے نہ کرنے کی درخواست کرے تو وہ استفہام دعائی ہے اور اگر اعلیٰ ادنیٰ سے کسی امر کے نہ کرنے کو کہے تو وہ استفہام نہی ہے۔

۱۹ استفہام تمنی[۳] | جس استفہام کے ذریعہ سے متکلم کسی بات کی آرزو کرتا ہی وہ استفہام تمنی ہے جیسے هَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا (اعراف ع۶) دوزخی آرزو کرینگے ہائے کوئی ہمارے سفارشی ہیں جو اسوقت ہماری سفارش کرکے ہمکو عذاب سے نجات دیں۔

---

[۱] مثال استفہام نہی (آتش) دل بیمار سنتا ہے کسی کی عشق میں ❊ تو نصیحت ناصحا کرتا ہے کیا۔

[۲] مثال استفہام دعائی (راحت) رہ سکیگا تو کنارے و کیچھ نہ ہوگا ❊ تمکو کیا اے الٰہی میری قسمت کا

[۳] مثال استفہام تمنی (ناسخ) دشت سے کب وطن میں پہنچونگا ❊ کہ تیرا اب تو سال آپہونچا۔ (درد) وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا ❊ بیٹھے کبھی تو اپنا بھی دل تہا و ماغ تھا۔

۳۰ استفہام استرشادی متکلم اپنے کلام میں کسی امر کے بھلائی کی درخواست کرتا ہے اور ادبًا مخاطب پر اعتراضانہ کلام نہیں لاتا بلکہ محض ازرہ طلب رشد اوس کلام کو استفہام کے پیرائے میں ادا کرتا ہے جیسے اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا یعنے اے پروردگار ہم تیری جناب میں استرشادًا عرض کرتے ہیں نہ بسبیل اعتراض کہ کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کرتا ہے کہ جو فساد مچائے اور خونریزی کرے۔

۳۱ استفہام استبطائی متکلم اپنے کلام میں کسی امر کے وقوع میں دیری ہونیکو ظاہر کرتا ہے ایسا استفہام استبطائی ہے جیسے مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ یعنے اللہ کی مدد کب آے گی یعنے اللہ کی مدد آنے میں بہت دیری ہوئی چنانچہ اونکے جواب میں جناب باری ارشاد فرماتا ہے اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ (۲۶ ع سورۂ بقرہ) یعنے آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالی کی مدد عنقریب آنے والی ہے۔

۳۲ استفہام عرض جس استفہام سے مقصود متکلم کو کسی امر کا پیش کر دینا ہو وہ استفہام عرض ہے جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (نور ۳ ع) کیا تم اس بات کو نہیں چاہتے کہ اللہ تعالی تمہارے گناہ بخشدے یعنے ہم تم پر اس بات کو پیش کر دیتے ہیں کہ تم اپنے گناہوں کی معافی چاہو

---

۵۱ مثال استفہام استرشادی (غالب) ہم ہیں مشتاق وہ بیزار :: یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

۵۲ مثال استفہام استبطائی سے رات اور رات بھی جدائی کی :: اب نکلتا ہے آفتاب کہاں

۵۳ مثال استفہام عرض (امیر) سے دیر سے آئے ہو کیا اب بھی نہ گھر جاؤ گے :: کچھ بتا لو تو سہی گھر کا نہ لکھوا دوگے

٢٣ استفہام تحضیضی	جو استفہام کسی بات پر مخاطب کو برانگیختہ کرنے کی غرض سے لایا جاوے وہ استفہام تحضیضی ہے جیسے

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ (توبہ ۲ع) کیا تم ایسی قوم سے نہین لڑتے کہ جنھون نے اپنے معاہدے کو توڑ دیا یعنی عہد کرنے کے پیچھے تم کو آمادہ کیا جاتا ہے کہ ایسی قوم جو نقض عہد کرین ضرور اُن سے لڑو۔

٢٤ استفہام تجاہل عارفانہ	جہان پوچھ کر انجان بننے کی غرض سے جو استفہام لایا جاوے وہ استفہام تجاہل عارفانہ ہے جیسے

اَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا (ص ۱ع) کیا ہم کو چھوڑ کر محمد پر قرآن اُتارا گیا ہے یہان پر اس جملے کے کہنے والے مشرکین ہین گو وہ اس بات کو جانتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا ہے لیکن پھر بھی انجان بن کر اس جملہ کو انھون نے استعمال کیا کہ ہم کو چھوڑ کر محمد پر قرآن کیون اترا ہم ہی پر اترا ہوتا۔

سلہ یہ واقعہ صلح حدیبیہ کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافرون مین کعبہ کے قریب قرار پائی تھی لیکن کفار مکہ نے اس صلح پر قائم نہ رہے اور عہد کو توڑ دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ مکہ کے کافرون نے حدیبیہ مین دس برس کیلئے آنحضرت صلی اللہ سے صلح کی اس شرط پر کہ جو لوگ مسلمانونکی پناہ مین ہین اونپر مکہ والے حملہ نہ کرینگے اور نہ حملہ کرنیوالونکی مدد کرینگے اور مسلمان ان لوگون پر حملہ نہ کرینگے جو مکہ والونکی پناہ مین ہین نہ حملہ کرنیوالونکی مدد کرینگے مکہ والونکی پناہ مین بنی بکر کی قوم تھی اور مسلمانونکی پناہ مین خزاعہ کی قوم تھی اتفاقًا بنی بکر اور خزاعہ کی قوم مین جنگ ہوئی مکہ کے کافرون نے اپنے عہد کا کچھ خیال نہین کیا اور بنی بکر کی تیاریون سے مدد کی یہ حال دیکھکر خزاعہ مین سے ایک شخص عمرو بن سالم آنحضرت صلی اللہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور فریاد کی کہ مکہ کے کافرون نے عہد کو توڑ دیا آپنے فرمایا اچھا مین بھی تمہاری مدد کرونگا آپنے ۸ھ مین مکہ پر لشکرکشی کی اور مکہ فتح کیا غرضکہ یہ آیت کافرین مکہ جو ناقضین عہد تھے انسے قتال کرنیمین نازل ہوئی ہے۔

۲۵ استفہام تعظیمی[۵۱] | جو استفہام بغرض تعظیم لایا جائے وہ استفہام تعظیمی ہے جیسے مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (۳۴ ع بقرہ)

یعنے کون شخص ہے جو اللہ تعالی کی بارگاہ مین بلا اذن سفارش کرے یعنے بلا اذن کس شخص کو جرءت ہے جو بارگاہ ایزدی مین کچھ عرض معروض کرے یعنے جو شخص بارگاہ ایزدی مین سفارش کرتا ہے وہ بڑا ہی عظیم الشان شخص ہے (اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہین)

۲۶ استفہام تحقیری[۵۲] | جو استفہام بغرض تحقیر مخاطب لایا جائے وہ استفہام تحقیری ہے جیسے اَھٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ اٰلِھَتَکُمْ (انبیا ۳ع) یہ فقیر سا آدمی (یعنی ابراہیم) تمہارے معبودون کو (برائی سے) یاد کرتا ہے (یہ مقولہ کافرون کا ہے)

۲۷ استفہام اکتفائی[۵۳] | جو استفہام کسی امر کے کافی ہو جانے کی غرض سے لایا جائے وہ استفہام اکتفائی ہے جیسے اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ (عنکبوت ۷ع) کیا غرور کرنے والون کو جہنم کا ٹھکانا کافی نہین ہے یعنے اونکے لئے جہنم کافی ہے اس استفہام مین استفہام اکتفائی کے ساتھ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰- غرضکہ معاہدہ کا توڑ ڈالنا اسلام مین بہت بڑا گناہ ہے اور رجا کا عہد پر قائم رہنا بہتری کا باعث ہے مثال استفہام تخفیفی (قلق) فقط اتنا ہی دیکھتا تھا راہ؛ دیکھیے پھر کس لئے ہے بسم اللہ۔ مثال استفہام تجاہل عارفانہ (ظفر) ہوش ربا ستمگر اماہ لقا تو کون ہے؛ صبر و قرار لے چلا پیچ تو بتا تو کون ہے۔

[۵۱] استفہام تعظیمی کی مثال (غالب) زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا؛ کہ میرے نطق نے بوسے میری زبان کیلئے-

[۵۲] مثال استفہام تحقیری (غالب) ہر ایک بات مین کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے؛ تمہین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

[۵۳] مثال استفہام اکتفائی (قلق) اب مناجات اے قلق کب تک؛ ہو چکی ہاہای [illegible]

استفہام تقریری بھی ملحوظ ہے۔

۲۸ استفہام استبعادی | استفہام سے اگر مقصود مخاطبین کا کسی بات سے دور پڑ جانا ہے تو وہ استفہام استبعادی ہے جیسے اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى (دخان ۲ع) ان کو نصیحت سے کیا سروکار وہ نصیحت سے بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔

۲۹ استفہام ایناسی یا انسی | مخاطب کو متکلم سے انست پیدا ہونے کی غرض سے جو استفہام لایا جائے وہ استفہام ایناسی ہے جیسے اللہ تعالی کا موسی علیہ السلام سے کہنا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى (طٰہ ۱ع) یہ تمہارے ہاتھ میں موسی کیا چیز ہے حالانکہ اللہ تعالی کو خود معلوم تھا لیکن منشا یہ تھی کہ ذات باری تعالی سے کلام کرنے سے انست ہو اور موسی گھبرا نہ جائیں اس غرض سے اللہ تعالی نے استفہامیہ جملہ ارشاد فرمایا۔

۳۰۔ استفہام استہزائی | جو استفہام بغرض ٹھٹھول یا دل لگی کی غرض سے لایا جائے وہ استفہام استہزائی ہے جیسے قوم شعیب علیہ السلام کا شعیب علیہ السلام سے کہنا اَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۤؤُنَا (سورہ ہود ۸ع) ماشاء اللہ کیا کہنا کیا آپ کی نماز بھی ہم کو یہ حکم کرتی ہے کہ ہم اپنے باپ

---

۵۱ مثال استفہام استبعادی (امیر) یہ تجلی گاہ سلطانی کہاں اور ہم کہاں ۔ چشمۂ مہر ضیا گستر کہاں اور ہم کہاں

۵۲ مثال استفہام انسی یا ایناسی (غالب) دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے ۔ آخر اس درد کی دوا کیا ہے۔ ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار ۔ یا الہی یہ ماجرا کیا ہے ۵۳ مثال استفہام استہزائی (طالب) جھوٹے وعدوں پر آرا ہے یقین ۔ طرز گفتار یار کیا کہنا ۔ بنکے بیہوش گر پڑا خم پر ۔ طلب ہوشیار کیا کہنا

داد اون کے بتون کو جن کو وہ پوجتے ہین چھوڑ دین یعنے ہم چھوڑنے والے نہین۔

۳۱ استفہام تاکیدی[51] | جس استفہام سے مضمون جملہ سابقہ کی تاکید مقصود ہو وہ استفہام تاکیدی جیسے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ (زمر ع) کیا جس پر عذاب لازم ہوگیا اب کیا تو اوسکو آگ سے نکال سکتا ہے یعنے ہرگز ہرگز ایسے شخص کو جسکے حق مین عذاب لکھدیا گیا ہے اوسکو تم نہین نکال سکتے یہان دوسرا جملہ پہلے جملہ کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

۳۲ استفہام اخباری[52] | جس استفہام سے مقصود کسی بات کی خبر دینا ہو وہ استفہام اخباری ہے جیسے اَفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ اَمِ ارْتَابُوا (نور ع) یعنے اون کے دلون مین یا تو بیماری ہے یا شک مین پڑے ہوے ہین یہان جملہ استفہامیہ ہے اور مقصود اخبار ہے یعنے یا تو وہ دل کے بیمار ہین یا شک مین پڑ گئے ہین۔

۳۳ استفہام تکثیری[53] | جس استفہام مین کسی چیز کی بہتایت بتلائی جاوے وہ استفہام تکثیری ہے جیسے كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا یعنے بہت ساری بستیون کو ہمنے ہلاک کر دیا۔

۳۴ استفہام تقلیلی[54] | جس استفہام مین کسی چیز کی قلت بتلائی جاوے وہ استفہام تقلیلی ہے

[51] مثال استفہام تاکیدی (نذیر احمد) کسنے کہا ہے تجھسے کہ دنیا کو چھوڑ بیٹھ؟ بلا سے ایسی باتین اپنی طرف سے نہ جوڑ بیٹھ

[52] استفہام اخباری (شہیدی) سعی نے ہمین محنت زندان سے بچایا؟ ہین اب کہدو حضرت منصور کہون کیا۔

[53] مثال استفہام تکثیری (داغ) خوبیان ناکہہ کسی مین ہو تو ظاہر نہ کرین؟ لوگ کرتے ہین بری بات کا چرچا کیسا

[54] مثال استفہام تقلیلی (شوکت) ساقی ترے طفیل سے ہمکو مے پیام؟ مسلم ہی نہین کہ ہراک کہ ہر گیا استفہام تقلیلی کی مثال قرآن شریف مین نہین ملی اسواسطے نہین لکھی

کلمات استفہام

عربی زبان میں کلمات استفہام گیارہ ہیں۔ ہمزہ۔ ھَل۔ مَا۔ مَن۔ اَیُّ۔ لِمَ۔ کَیفَ۔ اَینَ۔ اَنّٰی۔ مَتٰی۔ اَیَّانَ۔

(ہمزہ و ھل) ہمزہ طلب تصور اور طلب تصدیق دونوں کیلئے آتا ہے اور ھل محض طلب تصدیق کیلئے اور باقی حروف صرف طلب تصور کے لئے۔ اردو میں ان دونوں لفظوں کا ترجمہ (کیا) ہے۔

(مَا) ما استفہامیہ کے معنی اَیُّ شَیءٍ کے ہوتے ہیں یعنے کیا چیز کونسی چیز کیسی چیز کیا حسب موقعہ اسکا ترجمہ ہوتا ہے اس سے اجناس غیر ذوی العقول یا اسکی صفات پوچھی جاتی ہیں جیسے مَا لَونُهَا اُس گلے کا رنگ کیسا ہے

(مَن) اس سے ذوی العقول کا تعین پوچھا جاتا ہے اردو میں اسکا ترجمہ (کون) ہے جیسے مَن بَعَثَنَا مِن مَّرقَدِنَا

(اَیُّ) جب کسی امر میں دو باہم شریک ہوں تو ایک کو دوسرے سے جدا کرنیکے لئے اَیُّ لایا جاتا ہے اردو میں اسکا ترجمہ (کونسا) ہے جیسے اَیُّکُم زَادَتهُ هٰذِهٖ اِیمَانًا۔

(لِمَ) حرف تعلیل ہے کسی چیز کی علت پوچھنے کے لئے آتا ہے اردو میں اس کا ترجمہ (کیوں یا کس لیے) ہے جیسے لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفعَلُونَ۔ کیوں کہتے ہو ایسی بات کو جسکو تم نہیں کرتے

(کَیفَ) کسی چیز کی حالت دریافت کرنیکے لئے آتا ہے لیکن قرآن میں جہاں کہیں کیف خدا نے استعمال کیا ہے وہاں اس سے مراد یا تو تنبیہ ہے یا توبیخ یا تعجب اردو میں اسکا ترجمہ (کس طرح کیونکر کیسے)

(اَینَ) استفہام مکانی ہے یعنے اس سے کسی جگہ کا سوال ہوتا ہے اردو میں اسکا ترجمہ (کہاں) ہے جیسے اَینَ تَذهَبُونَ کہاں چلے جاتے ہو۔

(اَنّٰی) استفہامیہ یا تو معنی میں کیف کے ہوتا ہے یعنے (کس طرح) جیسے اَنّٰی یُحیِی اللّٰهُ الاَرضَ بَعدَ مَوتِهَا یا معنی میں مِن اَینَ یعنے کہاں سے جیسے اَنّٰی لَکِ هٰذَا ای مِن اَینَ لَکِ هٰذَا۔ یہ کہاں سے تیرے لیے آ گیا

جن صاحبکو اس رسالہ کی ضرورت ہو وہ اسکے نکٹ یا قیمت بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا لیویں۔ راقم آثم ابو البرکات محمد سید اللہ مولوی فاضل ساکن متصل مسجد خیر پیٹیا بنگلہ نواب قادر نواز جنگ بہادر۔ انجمن معاونۃ الاحباب قائم چار مینار مولوی محمد ابو القاسم صاحب سکتر انجمن مدیر رکن

۱۴-۴-   ۲۹۷۶۱۸

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

٢٩٧١٨ ع - ١٤

محمد عبیداللہ

علم الاستفہام من القرآن

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ